



## پنجاب میں چینی کراہی اور اس کا انسداد

ادھر تقریر جو راقم ایڈیٹر نے ۱۲ مئی کے مجمع میں کی جس کی رپورٹ اسی اخبار میں دوسری جگہ درج کی گئی ہے

قُلْ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمَلِكِ تَوَكَّلْ عَلَى الْمَلِكِ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمَلِكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَقْضِي دَعْوَةَ مَنْ تَشَاءُ مِنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اے اللہ۔ ملک کا مالک حقیقی تو تو ہی ہے۔ تو جسے چاہتا ہے اُسے ملک پر حاکم بنا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے دخل کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے اُس کو عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اُسے ذلت دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے اور تو سب باتوں پر قادر ہے۔ یہ ایک دعا ہے جو کہ ہمیں خدا تعالیٰ کے پاک کلام سے سکھائی ہے یہ دعا کیا ہے پائیکس کے متعلق ایک سچے مومن کے دلی خیالات کا نقشہ ہے جب یہ سب کچھ منشاء از دی کے مطابق ہے تو اسی واسطے اطاعت خدا اور اطاعت رسول کے ساتھ ہی اطاعت اولی الامر کا حکم ہی لگایا گیا ہے کہ حکام وقت کی اطاعت کرو۔ اور اسی کی بناء پر معلم اعلیٰ حضرت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ حکم ہے کہ تو حاکم وقت کی اطاعت کر اگرچہ وہ ایک سیاہ بکشی ہو اور اگرچہ تجھے اس سے حق تلفی کا اندیشہ ہو تب بھی بنیاد نہ کر بلکہ اس کی حکومت کا حق اُسے دی اور اپنا حق خدا سے مانگ۔ یہ کلمات کیسے پاکیزہ اور حکمت سے پر ہیں جہاں کہیں ان پر عمل کیا گیا ہے وہاں امن و امان پورے طور سے قائم ہو گیا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صابر نے بہت مفصل اور مدلل تقریر فرمائی ہے اس واسطے مجھ کو یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ تاریخ دنیا اس امر پر گواہی دے رہی ہے کہ ہر ایک ملک میں مختلف اقوام کی سلطنتیں اپنی قوت اور شوکت کے زمانہ میں ایسی زبردست ہوا کرتی تھیں کہ کسی دوسرے دھم دھماکا نہ تھا کہ یہی سلطنت اس ملک سے اٹھ جاوے گی لیکن آخر یہی ثابت ہوا کہ ملک الملک صرف خدا کا ہے قدیم ہند میں پہلے وہ لوگ آباد تھے جن کو اصلی باشندے کہا جاتا ہے جن کو آریوں نے مغرب سے اگر نہایت بے رحمی اور ظلم کے ساتھ ہلاک کیا اور ذلیل کیا۔ خدا نے آریوں کو ان پر تسلط کیا ایسا ہی پیر آریوں پر خدا نے افغانوں اور مغلوں کو تسلط کر دیا اور پھر توروں سے عرصہ کچھ واسطے پنجاب پر سکھوں کی قوم تسلط رہی اور اس کے بعد خدا کی حکمت کا

نے انگریزوں کو اس ملک پر تسلط کر دیا آریں لوگ ایران سے آئے تھے اور یہی وجہ ہے کہ وہ آریں کہلائے کیونکہ یہ لفظ ایران کے لفظ کے ساتھ ملتا ہے مگر ہند میں اگر بہت سو لڑائی جھگڑوں کے بعد وہ پرانے باشندوں کے ساتھ مل جل گئے اور ہندو کہلا گئے جب پیر مسلمان بادشاہ حکمران ہوئے تو ان کے دانا لوگ حکام وقت کی اطاعت میں داخل ہوئے اور عزت اور آرام کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگے اور ایسا ہی انگریزوں کے راج کے ہند میں قائم ہو جانے پر انہوں نے سلطنت کی خیر خواہی میں اور ان کے ساتھ زندگی گزارنے میں اپنا فائدہ دیکھ کر اس پر عمل کیا اور ہر طرح سے آرام پایا لیکن کوئی پچیس سال کا عرصہ گزرتا ہے کہ ان کے درمیان ایک شخص دیا تدا نام پیدا ہوا اس نے بظاہر مذہب کے نام پر اور دراصل پولیٹیکل رنگ میں بہت سی ہندوؤں کے خیالات کا رخ ایک ایسی طرف پلٹا کہ اس کے نتیجے میں آج تمام پنجاب حکومت اور رعایا کے تعلقات کے لحاظ سے خونخوار صورت اختیار کر رہا ہے بہت سے آریہ سچے مسٹونٹ لائیف میں اور اس کے بعد پبلک لائف میں یکے میں اور بہت بے تکلفی سے انکو ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہے ان میں دینی طور پر نیکی اور خدا پرستی کا کوئی میلان نہیں پایا بلکہ عموماً سبکو ایک پولیٹیکل جوش کا گردیدہ دیکھا ہے مسلمانوں کو کھانیاں دینا تمام انبیاء کے حق میں سخت کلامی کرنا۔ گورنمنٹ کو برا کہنا یہی ان کا مذہب صاف یہی ان کا ایمان اور اسی پر ان کی تمام تقریریں اور تحریریں اور ظاہر اور خفیہ کیسیوں کا دار و مدار ہے چند پرانے ہندو جنہوں نے تہذیب کو واسطے اپنا نام سنا سن رکھا ہے ان میں ادب و دانش پر پایا جاتا ہے اور وہ اپنی حالت میں چھوٹے ہیں لیکن یہ لوگ جنہوں نے ہندو کے لفظ سے ہی نفرت کی ہے اور اپنا نام آریں رکھا ہے ان کا رویہ ایسا نا پاک ہے کہ اگر گورنمنٹ نے ان کے لیڈروں کو برٹش فکرمند سے خارج کرنے کی تجویز کی ہے تو بہت ہی عمدہ کیا ہے اور یہ خیال میں خود خارج شدہ لوگ کو بھی برا نہیں مانتا چاہیے کیونکہ جب کہ وہ ہندو سے ایسے بیزار ہیں کہ اس کی طرف منسوب ہو کر ہندو ہی کہلاتا نہیں چاہتے تو پھر اس میں رہائش رکھنے سے کیا فائدہ۔ بہتر تو یہ ہے کہ چونکہ آریں کہلاؤ کے مشاق ہیں انکو اسی کو ہندو کش کے راستے سے جس کو گزردہ آئے تو واپس ایران ہی پہنچا دیا جاوے اس طرح افغانستان میں سے گزرتے ہوئے انکو ہندی گائیوں کے بڑے خیر خواہ اور خیر خواہ کی سلطنت کا حال بھی نظر آجائے گا اور کوئی جی بکھرے سرحد ایران تک پہنچ گیا تو جس پر اس حکومت کے زیر سایہ رکھے انہوں نے ناشکری کی ہے اس کی چھہ قد ہی انکو با تمانہ عمروں میں معلوم ہو جائیگی۔

خیر۔ یہ تو گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ سوچے کہ انکو کون سے پانی بھیجنا چاہیے یا سوچے پانی میں ہمارا مطلب اس وقت اس تقریر میں ان اسباب باطنی اور ظاہری کی طرف اشارہ کرنے سے جو جنہوں نے آریہ کو یہ دن دکھلایا اور اپنی محسن گورنمنٹ کو ان امور کی طرف توجہ دلانا جو ان خرابیوں کا تہذیبی واسطے انسداد ہو جائے۔

اس فساد کا ایک اصل سبب تو حضرت مولوی نور الدین صاحب نہایت لطیف پیرایہ میں بیان فرمایا ہے کہ اس کی اصل جڑ ناشکری ہے دوم۔ جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے آریوں پر اس خرابی کا آنا انکی اس نہایت اعمال کی وجہ سے بھی ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کے پاک انبیاء کی سخت توہین کی اور ہر ایک نبی کو جو نام قرآن شریف میں یا بائبل میں موجود پایا گئے وہ لفظوں سے یاد کیا اور بدو اس کے کہ ان کو بہت سمجھا گیا وہ باز نہ آئے یہاں تک کہ خدا کے اس فرستادہ نے بھی جو کہ اس زمانہ میں تمام انبیاء کا ری پرزہ بیٹھ (representative) ہے انکو سمجھایا اور نشانے بھی دکھلائے مگر ان کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور وہ جو انبیاء کا جانشین ہے اور اس زمانہ میں ان کا وارث اس کو خدا کی طرف سے تحریک ہونی اور اس کی بددیواری الٹی پا کر انکی نسبت اس بات کو متعلق کیا کہ سیھزم الجمع دیو لون اللہ ہو یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہو گا کہ خدا ان کو شکست دیگا اور آخر وہ آریہ مذہب سے ہٹ جائیں گے اور پیچھے پھیر لیں گے اور آخر کا عدم ہو جائیں گے یہ الہام کوئی تیس بزرگ کا جو جوج چور ہو رہا ہے اور اس سے پہلے ہی آریوں کو کئی ایک نشانات دکھلا کر اس بد عادت سے باز رہنے کی نصیحت کی تھی چنانچہ دیانتداری شہادت جب بڑھ گئی تو اس کی موت کی نسبت بھی پیشگوئی کی گئی کہ خدا تعالیٰ اس موزی کو جلد تر دنیا سے اٹھا لے گا اور ایسا ہی ہوا اور پھر لیکھ رام نے مبالغہ کیا اور وہ بھی مجھ کو پیشگوئی کے مارا گیا ایسا ہی تہذیب کے ایام کی بات ہے کہ کادیاں آریوں سومراج اور اچھر چند کی بددیواری جو کہ وہ اپنے اخبار میں جو اسی مطلب کو واسطے لکھالا گیا تھا کرتے تھے۔ تو ان کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی کہ ان کا خاتمہ اب قریب ہے چنانچہ وہ دو دنوں پر گزرے تھے میں طاعون کیساتھ فی الحال اس نے ان سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ آریوں کی شوخی اور بددیواری جب حد بہت بڑھ گئی تو حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر آریوں کی نسبت یہ پیشگوئی شائع فرمائی کہ کتاب تذکرہ الشہداء میں کے مطبوعہ اکتوبر ۱۹۷۸ء کے صفحہ ۶۶ میں درج ہے اور اس طرح سچ ہو کہ وہ مذہب یعنی آریہ مذہب مردہ ہے اس کو موت دوو ابھی تم میں سے لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب آریہ کو نابود ہوتے دیکھ کر ہلکے ایسا ہی حضرت اقدس نے اپنی کتاب نسیم دعوت مطبوعہ ۲۸ فروری ۱۹۷۸ء میں لکھا تھا کہ آریہ لوگ ہر ایک جوش محض قوم اور سوسائٹی

کے لئے دکھلاتی ہے خدا کی عظمت ان لوگوں کے دلوں میں نہیں قابو پا رہی تھی کہ وہ اپنے لئے ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہو گئے مگر کیا یہ بد زبانان اور بے ادبیاں خالی چائینگلی سنو۔ اے غافلو! ہمارا اور ان راستبازوں کا تجربہ ہو جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں کہ خدا کے پاک رسولوں کی بے ادبی کرنا اچھا نہیں۔ خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے۔

پھر حضرت اقدس مرزا صاحب نے اپنی کتاب قادیان کے آریہ اور ہم میں جو کہ اس سال ہدفوری میں شائع ہوئی یہ پیشگوئی کی تھی کہ یہ لوگ نبیوں کی تکذیب میں جی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہو جس سے بڑھ گئے ہیں خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت مند ہو ضرور اس کی فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھائیگا۔ پھر اسی سال میں اشعار میں حضرت نے لکھا ہے۔

اک میں جو پاک بندہ اک میں دلوں گندے  
ان آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بد زبانی  
پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں مین گالی  
افسوس سب دترمیں سب کا ہوا ہے پیشہ  
آخر یہ آدمی تھے پھر کیوں ہوئے درندے  
جس آریہ کو دیکھیں تہذیب سے عاری  
نبیوں کی تنگ کرنا اور گالیاں ہی دینا  
لیتے ہی جنم پنا دشمن ہوا یہ فسق  
دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سنتے سنتے  
دنیا میں گرہ ہو گی سورسم کی برائی  
ہم بد نہیں مین کہتے ان کے مقدسوں کو  
پر آریوں کے دین میں گالی ہی جو عبادت  
کرتے نہیں مین ظالم گالی سے ایک دم ہی  
شرم دیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز  
ہمنے جس کو انا قار ہے وہ تو انا

جیتنے صادق آخر حق کا مزا ہی ہے  
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑ بھی ہے  
پران سیدہ دون کا شیدہ سدا ہی ہے  
کس کو کہوں کہ ان میں ہر زہ درای ہے  
کیا جو ان کی بگڑی یا خود قضا دی ہے  
کس کس کا نام لہوین ہر سو دبا ہی ہے  
گتوں سا کہونا منہ تخم فنا ہی ہے  
آخر کی کیا امیدیں جب ابتداء ہی ہے  
غم تو بہت مین دل میں پر جان گزای ہے  
پاکوں کی تنگ کرنا سب کے برابر ہی ہے  
تعلیم میں ہماری حکم خدا ہی ہے  
کہتے مین سب کو چوٹے کیا القای ہے  
ان کا تو شغل پیشہ صبح و سہا ہی ہے  
وہ بڑھ چکے مین حد سے اب انتہا ہی ہے  
اس نے جو کچھ دکھایا اس کو جا ہی ہے

پھر ایک اور جگہ اسی رسالہ میں حضرت اقدس لکھتے ہیں۔

مرے مالکے ان کو خود سمجھا  
وہ نشان ہی ہے جو کہ اس وقت خدا تعالیٰ دکھا رہا ہے کہ ان لوگوں نے اپنی شامت اعمال کی وجہ سے اپنی بدی کو اس قدر بڑھایا کہ ان کے دماغوں میں گورنمنٹ کے برخلاف شور و غل کا کیراں کو بے آرام کرنے لگا اور ایسا بے آرام کیا کہ ان کو ہندوستان سے باہر نکال کر چھوڑا تب بڑے شہر آریہ اخبار پنجاب سماچار کا طرز تحریر بھی بدل گیا ہے چنانچہ وہ تازہ پرچے مین لکھتا ہے کہ یہ کلچر پارٹی کی زیادتیوں کا نتیجہ ہے۔

الغرض باطنی رنگ مین آریوں کے اصل زوال اور اس روز بد دیکھنے کا سبب یہی ہو کہ ان میں روحانیت نہیں اور خدا کے پاک بندوں کو انہوں نے گندی زبان کے ساتھ یاد کیا لیکن ظاہری رنگ مین ان کی شامت اعمال نے گورنمنٹ کے برخلاف منصوبہ بازی کی صورت اختیار کی ہے اور اس کی جڑ بھی دراصل دیانند کی تعلیم اور دیانند کلج کی تربیت ہے لاہور میں اور دوسرے شہروں میں شورش کے درمیان حصہ لینے والے عموماً آریہ مدارس کے طلباء اور آریہ سماجوں کے ممبر ہی ہیں گو ممکن ہے کہ کوئی بہر لاہور کا مسلمان بھی ان کے ساتھ شامل ہوا ہو۔ مگر ایسے مسلمانوں

کی تعداد فی ہزار ایک سے زائد نہ ہوگی۔ اور ایسا شاؤ حکم معدوم کا رکھتا ہو جس پر کسی رائے کی توجہ نہ کیو اسلئے اس خطرہ کو دور کرنے کے لئے بہتر ہوگا کہ گورنمنٹ کے حکم سے ایسے کالجوں اور مدرسوں کو کچھ عرصہ کیو اسلئے بند کر دیا جائے جس کی زیر نگریت طیار ہو کہ طلباء ایسے مفسد اور باغی اور شیر برین جلتے مین اور دیگر تمام کالج اور مدارس کیو اسلئے قطعی حکم دیا جاوے کہ کوئی طالب علم جو اس کے جلسوں میں شامل ہو گا وہ کلج اور مدرسے خارج کیا جاوے گا کیونکہ آئندہ نسلوں کے درست کرنے کیو اسلئے اس زمانہ کے نوجوانوں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہو۔ اور موجودہ جہت پر لیڈران آریہ مین وہ جتنے مین سب کے سب کو گرفتار کر لینا چاہیے۔

چونکہ اس جگہ صاحب پرینڈنٹ نے سب سے اول اس امر پر غفلت تقریر کر دی کہ گورنمنٹ بٹانیہ کے کیا کیا احسان ہم پر مین اور چونکہ اس جگہ زیادہ تر احمدی جماعت کے آدمی مین۔ جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی کتب اور انتہارات اور عقائد اور امر سے آگاہ مین۔ اس واسطے مجھ اس امر کے متعلق لمبی تقریر کرنے کی ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری اور دل سے شکر گزاری کے لئے کس قدر تاکید احکام حضرت مرزا صاحب شائع کر چکے مین۔ پرینڈنٹ صاحب کے بعد حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے بھی اپنی تقریر مین کیا سچ فرمایا ہے کہ حضرت اقدس جو کچھ گورنمنٹ کے متعلق آج تک لکھا ہے اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب بنتی جو حضور کا خاندان ہمیشہ سے گورنمنٹ کی خیر خواہی اور وفاداری مین مشہور ہے چنانچہ غدر کشہ مین آپ کے والد صاحب نے سچاس ہزار روپے کی امداد گورنمنٹ کو دی تھی اور اس کے بعد اپنے اپنی ہر ایک تصنیف مین اور تقریر مین گورنمنٹ کی خیر خواہی اور دل سے شکر گزاری کی سخت تاکید اپنی جماعت کو کی اور ہم اپنے دلی یقین سے یہ بات کہہ سکتے مین کہ جس طرح فرقہ احمدیہ کے ممبر گورنمنٹ کی وفاداری اور شکر گزاری اپنا مذہبی فرض سمجھتے مین اس طرح ہم امید نہیں کرتے کہ کوئی اور قوم سمجھتی ہو۔ آریوں کے توجہ خیالات مین وہ خود آجکل ظاہر ہو رہے مین۔ ہندو کہتے مین کہ ابھی کرشن اتمانیا لائے اور کرشن نے آدھول مین جو جنگ کئے تھے ان سے ظاہر ہے کہ آدھانی کے متعلق ان کے خیالات کیا ہوں گے وہ کیا کریگا۔ ہم مسلمانوں کو بھی کسی خونی ہمدی کے آنے کا انتظار لگ رہا ہے مگر ہم احمدیوں کا تو یہ حال ہے کہ ہمارا سچ آچکا ہمارا احمدی آچکا۔ ہمارا کرشن ہی آچکا۔ اس نے صاف حکم دیدیا ہے کہ اب کوئی مذہبی جہاد نہیں تم امن کے ساتھ خدا کی توحید زمین پر پھیلاؤ اور گورنمنٹ انگریزی کا احسان مانو کہ خدا نے وہ تمہارے ہی واسطے اس ملک مین بھیج دی ہے تاکہ دنیا کے متعصب بادشاہوں اور خونخوار امیروں کے ظلم سے ہم محفوظ رہو۔ پس مین اس مجلس مین ایک ریزولوشن پیش کرتا ہوں جو اگرچہ کچھ ایک پہلو اپنے اندر رکھتا ہے مگر بحیثیت مجموعی ایک ہی مطلب رکھتا ہے اور وہ یہ ہے۔

(ریزولوشن اول) کہ یہ مجمع جو حسب اہما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی موعود اس جگہ قائم ہوا ہے ان لوگوں کے طرز اور چلن کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد مچاتے مین امدان کے فعل و قول سے بریت اور بیزاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر حسین سے دیکھتے کہ گورنمنٹ نے بہت سے عمل و صیغے کے بعد امن عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کر کے ہتھ پکڑ لیا ہے یا ان کو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے اور یہ مجمع بلحاظ اس امر کے کہ وہ احمدی فرقہ کے ہیڈ کوارٹر مین قائم ہو جو ہندوستان بھر مین احمدی جماعت کے ممبروں کے مین دعا خیر کرتا ہے کہ انہوں نے اپنا نام کے حکم کی فرمانبرداری مین بالاتفاق ہر جگہ ایسے مفسدوں کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی فرمانبرداری مین ایسے ہی ثابت

تعمیم ہر جگہ ان کے نام کا منشا اور زبان ہوا اور یہی فقیرین کہتا ہو کہ احمدی جماعت ہندوستان کی بابت تمام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
تَحْقِیْقُ وَتَفْصِیْلُ  
مُسَوَّلَةُ الْکَرِیْمِ

### فہرست مضامین

صفحہ ۳۲۰ - پنجاب میں جینی کے اسباب  
اس کا انداد -  
صفحہ ۴ - سلسلہ حقہ کے نئے ممبر - ڈائری  
صفحہ ۸۰ - رپورٹ جلسہ قادیان و غیر خواجہ گشت  
صفحہ ۹۰ - ایک دلغیز واکر استاد عیسائیوں کا  
لال جھکڑ - نظم

صفحہ ۱۰ - دجال کا گدہ - نوشی کے اظہار کا  
نمونہ - حقیقۃ الوحی - المقتی  
صفحہ ۱۱ - رید ذر - سلسلہ حقہ کے نمبر  
صفحہ ۳ - اشتارات

### سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

برکت بلی الہیہ عنایت الد صاحب - مقام گجرات  
خلع گجرات  
محمد عمر صاحب ہیڈ کنسٹبل پولیس نیلی کوٹھی منٹوری  
سید محمد حسین صاحب گٹھالیاں سترہ سپرد  
چودھری ولی داد صاحب کہیوہ باجوہ کلاس والہ  
خلع سیالکوٹ  
حسن محمد صاحب " " " " " "

مسات جویان معرفت متری حسن دین راولپنڈی  
محمد حسن صاحب داخل جہان ضلع انک  
عبد الغنی صاحب محلہ کٹرہ جے پال کی منڈی  
ضلع الہ آباد  
محمد کبر صاحب رسول - گجرات  
کریم - شادیوال خورد گجرات  
حسین " " " " " "  
محمد حسین صاحب ساہو وال گجرات  
منشی نواز احمد صاحب محمد سوم منٹوری گجرات  
الہیہ رڈ اولہ مالگی اراٹین اراضی یعقوب سیالکوٹ

### ڈائری اقول الطیب

۱۸ مئی ۱۹۰۷ء - ظہر فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ بادل چڑھ رہے ہیں ڈراہن گر کسی نے کہا کہ تمہارے لئے مبارک ہے، قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ غم کو بادل کے رنگ میں دکھایا جاتا ہے یہ لوگ نشان پر نشان دیکھتے ہیں مگر کچھ پرواہ نہیں کرتے مادر کہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کو عبت نہیں جانے دیگا جو اس کے فضل کو کلی رنگ میں عبت قرار دیتے ہیں وہ جزور پکڑے جا دیں گے۔

موسے کے زمانہ کی طرح ایک نشان سے بڑھ کر وہ سر نشان دکھایا جاتا ہے مگر ان کی فرعونیت فرعون سے بھی بڑھ چکی۔ اپنی تدبیروں پر بھروسہ رکھتے ہیں مگر کچھ کیسی الٹی منہ پر پڑتی ہے۔ رائے ظاہر کی کہ طاعون اب رو بہ کمی اس کا کیرا مچکا ہے مگر دیکھو کہ اس سال تمام پچھلے سالوں سے بڑھ کر مری پڑی اور آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر پڑے گی۔

بعض عیسائیوں کی در خواستوں کا تذکرہ تھا جو ضلالت کے ظلمات نکل کر ہدایت کے نور میں آنا چاہتے ہیں۔ فرقہ مایا کسی کی غرض میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے سب سامان نہیں کر دیتا جو بیکاروں کو

جو کسی کام کے نہ ہوں صرف کہانے پینے اور روپیہ جمع کرنے کے فکر میں ہوں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ بعد میں تکلیف دہ ثابت ہوتے ہیں۔

نامہ ان دہریہ لاسور کا دہریہ اپنے اخبار جیون ت میں مختلف حوادث ساوی اور طاعون سے بعض جگہ آدمیوں کے تلف ہونے پر خدا تعالیٰ کی صفت رحمت پر اعتراض کرتا ہے اور نادان کو تو خیال نہیں آتا کہ گورنمنٹ کسی بد معاش کو جیل خانہ بھیجتی ہے یا کسی مجرم کو پھانسی کا حکم دیتی ہے تو کیا کبھی کسی دانائے گورنمنٹ کو ظالم یا بے رحم قرار دیا ہے۔ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا دینا خود رحم ہے کیا نادان دہریہ کے نزدیک جیل کے داروغے اور سٹیشن کورٹ کے جج سب ظالم اور سفاک ہیں اور یہ محکمت سب بند کرنے چاہئیں۔

### کیا اہل فقہ حنفیہ کی قدر کریں گے

اخبار اہل فقہ میں ایک غزل چھپی ہے جس میں کہتا ہے کہ "مرزا علی کو" "ہر نہیں سکتی میر غمت خواران حدیث" غیر۔ مرزائیوں کو تو ہو سکتی ہے یا نہیں۔ مگر میں اہل فقہ کی خدمت میں چند حدیثیں پیش کر کے دریافت کرتا ہوں کہ انھیں اس نعمت سے کیا کچھ حاصل ہوتا ہے۔

آول۔ عن ابی ہریرۃ قال فیما اھل من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث لہذا الامۃ علی لاس علی مائۃ سنۃ من یحید دلہا دیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ایک یہ بھی معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صری کے سر پر ایک مجدد بھیجتا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے۔

دوم۔ عن ابی ہریرۃ قال۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذلک الذی یفشی بیدۃ لیوشکین ان ینزل فیکم ابن مہیم حکما عدلا میکسر الصلیب یقتل الخنزیر ویضع الحجر (رواہ البخاری) ابن مہیم کو پتھر پھینک دینے یا تخت مار دینے وغیرہ پر خیال فرمایا جو کہ ابن مہیم کمال شہادت کے لئے مع معذور کو کہا گیا ہے۔

فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذات کی قسم جس قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ضرور ابن مہیم میں منصف عادل نازل ہوگا کہ صلیب کرے گا اور خنزیروں کو قتل اور لڑائیوں کو موقوف کرے گا۔

سوم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موضع لا یدی قتی ذیہ لعاظۃ..... ان عیسیٰ بن مریم..... عاش عشرین ومانۃ سنۃ (رجالہ ثقات واطرق) (مسندک حاکم طرانی)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اپنی اس مرض میں جس کے ساتھ انتقال فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہ عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال چھلے۔ یحاج المہدی من خیریت یقال لھا کذا (جو اہل الاسرار)

فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدی تکلیف کا ایک قرینہ سے جسے کہہ کہا جائیگا۔ بخ۔ عن ابی ہریرۃ عن عیسیٰ بن مریم (رواہ ابن ماجہ)

ان سے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مئی ہمدی میں الگ بلکہ ہمدی سے ابن مریم ہوگا ششم۔ ان للمہدی اثنتین لم تکنوا منذ خلق السموات والارض میکسف القمر فی اول لیلۃ من رمضان وتکسف الشمس فی النصف منه ولم تکنوا منذ خلق اللہ السموات والارض (رواہ الدارقطنی) + ہمارے ہمدی کے لئے دو نشان ہیں جو ابھی تک جب آسمان و زمین پیدا کئے گئے ظاہر نہیں ہوئے ایک تو یہ کہ خسوف ہو نیوالی راتیں (تیرہویں چودھویں پندرہویں) میں پہلی رات (تیرہویں) مہ رمضان کو چاند گرہن لگے گا اور ایسا ہی کسوف ہو نیوالی راتوں میں درمیانی رات (اٹھاسویں) کو سورج چمکے گا۔ گواہ پیش ہو چکے۔ مگر مدعی نہ آیا۔

ہفتم۔ شرح عقائد نفی تہاری معتبر کتاب میں من مات ولم یحرف امام زمانہ فقد ملت میتہ جاہلیہ۔ امام کے معنی وہی جو جاہل الناس اماما میں ہیں نہ کہ من گھڑت۔ جو مر گیا باین حالت کہ اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مر گیا۔

۱۰ مئی ۱۹۰۷ء

## رپورٹ جلیقہ دیان و خیر خواہی گورنمنٹ

( جس کی مختصر رپورٹ گذشتہ اخبار میں شائع کی جا چکی ہے )

۱۲ مئی ۱۹۰۷ء کو دس بجے قادیان میں ایک ضروری جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایما اور ارشاد سے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے منعقد ہوا اس جلسہ کی غرض و غایت یہ تھی کہ موجودہ شورش و فتنہ جلیقہ دیان میں پیدا ہوئی ہے اور اس کے خلاف ایک جلیقہ دیان کمیٹی بنائی جائے۔ اس جلسہ کے لئے پہلے سے ایڈیٹر الحکم اور مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا گیا تھا اور جلسہ سے پہلو سادی ہی کرا دی گئی تھی۔ جلسہ میں آئین کے سوا ہر مذہب و ملت کے لوگ موجود تھے گمراہ شامل نہیں ہوئے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں گورنمنٹ کے خلاف ایک جوش اور نفرت پیدا ہوئی ہوئی ہے اور انہوں نے بدقسمتی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہماری بہلائی اور بہتری اسی میں ہے کہ ہم گورنمنٹ کی مخالفت کریں یا حق اتنا نہیں سمجھتے کہ گورنمنٹ نے ان پر اس قدر احسان کئے ہیں جنکو وہ شمار نہیں کر سکتے اور اس قسم کے بیہودہ خیالات کو پسپا کر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ جلسہ کے لئے ذیل کا اشتہار دیا گیا۔

### ایک نہایت ضروری جلسہ

آج مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۰۷ء بروز اتوار شام کے پانچ بجے بعد نماز عصر حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و رئیس اعظم قادیان کی ہدایت اور ارشاد کے ماتحت ایک عام جلسہ کیا جاوے گا جس میں پنجاب کی موجودہ بے چینی کے متعلق اہل ملک کو نہایت مفید مشورہ دیا جاوے گا اور گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد کے برکات اور احسانات پر تقریریں ہوں گی۔ ہر شخص جو اپنے ملک اور قوم کے ساتھ کچھ بھی ہمدردی رکھتا ہے اور اپنی ذاتی بھلائی کا خواہشمند ہے اس کا فرض ہے کہ اس جلسہ میں شریک ہو جلسہ در در تعلیم الاسلام کے صحن میں ہو گا۔

مولوی محمد علی ایم۔ اے سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان  
یعقوب علی ایڈیٹر الحکم سکریٹری انجمن احمدیہ قادیان

قریب پانچ بجے کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی جس کے اول ایڈیٹر صاحب الحکم نے جو ہمیشہ مشہور جلسہ کہلے ہو کر بیان کیا کہ۔

صاحبان! آج کا جلسہ جس غرض کے لئے منعقد کیا جاتا ہے وہ اشتہار کے ذریعہ کو آپ کو معلوم ہو چکا ہے اس جلسہ کو باقاعدہ بنانے کے لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کے لئے ایک میرٹس بنایا جاوے۔ صاحبزادہ صاحب اس جلسہ کے لئے کیوں موزوں میرٹس میں؟ یہ ظاہر ہے آپ کے خاندان کو گورنمنٹ عالیہ برطانیہ سے ہمیشہ وفاداری کے مخلصانہ تعلقات رہے ہیں چنانچہ آپ کے دادا صاحب جناب مرزا غلام مرتضیٰ خان صاحب مرحوم نے ۱۸۵۷ء کے طوفان بے تمیزی میں پچاس گھوڑے اور سوار بھیج کر گورنمنٹ کو مدد دی تھی اور اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دیا تھا اور اس کے بعد ہمیشہ گورنمنٹ انگریزی اس خاندان کو سچا خیر خواہ اور وفادار دوست یقین کرتی رہی ہے آپ کے محترم اور مقدس والد بزرگوار جو ہمارے امام اور پیشوا ہیں انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت اور وفاداری کے لئے جو کام کیا ہے اس کی تو نظیر ہی نہیں ملتی۔ برابر ۲۵ پچیس سال سے آپ مسلمانوں کو یہی تعلیم دے

ہے میں اور آج کا جلسہ ہی آپ ہی کی ہدایت اور ارشاد کا نتیجہ ہو یہی حالت اور صورت میں صاحبزادہ صاحب کا انتخاب آج کے جلسہ کی صدارت کے لئے بہترین انتخاب سمجھتا ہوں اور سکریٹری کے لئے میں حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا نام پیش کرتا ہوں مولوی صاحب ممدوح کیا بلحاظ اپنی قابلیت اور علم و فضل کے اور کیا اس حیثیت سے کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے سکریٹری میں ایسے جلسہ کے لئے جو قوم احمدی کا دنیا جی جلسہ موزوں سکریٹری ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ہر دو تجاویز منظور کی جاوے گی۔

پانچ بجے آگسٹ گولڈ کی تائید اور راقم (ایڈیٹر ہڈ) کی تائید مزید کے بعد بالاتفاق صاحبزادہ صاحب میرٹس اور حضرت مولوی محمد علی صاحب سکریٹری منتخب ہوئے۔

سکریٹری صاحب نے کہلے ہو کر مختصر الفاظ اغراض جلسہ کو بیان فرمایا اور پھر صاحب صدر انجمن نے ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

### تقریر صاحبزادہ بشیر الدین محمود صاحب میرٹس

اس جلسہ کے منعقد ہونے کی غرض مولوی محمد علی صاحب بیان کر چکے ہیں اور اشتہار میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں میں اس غرض کی تائید اور تشریح کے لئے چند باتیں بیان کرنے کے لئے کہتا ہوں۔

تھوڑے دنوں سے پنجاب اور ہند میں ایک قسم کی شورش پیدا ہو رہی ہے اور وہ لوگ جن کو ملک اور قوم کے ساتھ حقیقت میں کوئی ہمدردی نہیں۔ ہمدردی کے رنگ میں خیالات بدھیلا رہے ہیں اور اس طرح ہی نہیں کہ وہ گورنمنٹ کو تشویش میں ڈالنے میں بلکہ اہل ملک کو بھی خطرہ میں ڈال رہے ہیں۔

اس موجودہ شورش کی ابتدا بنگالیوں سے ہوئی اور پھر یہ تحریک بد آنا فانا بجلی کی طرح پنجاب میں پھیل گئی ہے اور اب بعض بڑے بڑے شہروں میں خطرناک رنگ اختیار کرنے کو تھی۔ کہ گورنمنٹ انگریزی نے (جو اپنی طاقت شوکت اور اپنی تدبیر سلطنت کے لئے ایک مشہور گورنمنٹ ہے) نہایت قابلیت کے ساتھ تین انصاف پولیوں کی بنیاد پر اس کے تدارک اور انسداد کی طرف توجہ فرمائی ہے جس سے یقین ہو گیا ہے کہ یہ متعدی مرض رک جائیگا اور خدا کرے کہ یہ فوراً رک جاوے تاکہ اہل ملک کو آئندہ خطرہ کا سامنا نہ ہو اس فساد کی ابتدا جہان ناک واقعات سے پتہ لگتا ہے اور معلوم ہو سکتا ہے۔ ہندوؤں سے ہوئی ہے اور ان کے گہروں میں ہی اس نے پرورش پائی۔ ان کے اثر سے متاثر ہو کر بعض کم فہم مسلمانوں نے بھی انکی بان میں ہان مائی۔ مگر عام طور پر مسلمانوں نے اس کو اپنے لئے خطرناک اور مضر یقین کیا اور وہ اس سے الگ رہے اگر بعض غیر فہم دار اور ضعیف فروش اشخاص ساتھ ہوئے تو وہ کسی گنتی میں نہیں۔

اجکل راولپنڈی۔ لاہور۔ امرتسر میں یہ فساد بہت بری طرح پھیل چکا تھا۔ جو بہت جلد و بادیا گیا اور راولپنڈی میں ان شورش پشت لوگوں نے انگریزوں پر حملے کئے اور لیڈیوں کی توہین کی کہ گرجا گھر کو آگ لگا کر اسباب جلا دیا۔ گورنمنٹ سکول کو آگ لگائی۔ اس قسم کی حماقت کی کارروائی کر کے انہوں نے ظاہر کر دیا ہے کہ وہ ملک اور سلطنت کے بدخواہ اور دشمن ہیں۔

اس قسم کی شرارتوں اور خباثتوں سے مسلمانوں کے ضروری ہو کہ وہ بچتے رہیں اگر وہ خدا پر قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھتے ہیں تو ان کا مذہب فرض ہو کہ

بغاد و فساد کے طریقوں سے بچتے رہیں

کوئی شریف اور عقل مند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ گوارا نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی

محسن اسن پسند - علم دوست اور عادل گورنمنٹ کے خلاف اپنے دل اور دماغ میں باغیانہ خیالات رکھے۔ عقل اور بقاوت ایک سر میں جمع نہیں ہو سکتے۔

ہم مسلمانوں کو ہی نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کے ہر فرد رعایا کو بھی مشورہ اور اصلاح دیتے ہیں کہ وہ ایسی شورہ پشتی اور شرارت کے خیالات کو اپنے دل سے نکال دے۔ ہندوؤں کے توہم ذمہ دار نہیں ہو سکتے۔ ہمارا کام فقط سمجھا دینا ہے اسلئے مسلمانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ ہم احمدی ایسے جلسوں اور تحریکوں سے ہمیشہ بے زار رہے ہیں۔ کیونکہ ہمارے امام کی یہی تعلیم اور ہدایت ہے اور کہی کوئی احمدی ایسی تحریکوں میں شامل نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ بہر حال ہر شریف اور عقلمند مسلمان کا فرض ہو کہ وہ الگ رہے۔

ان فسادات کے اسباب اور جڑ کچھ بھی ہوں مگر جس ہتھیار اور ادارے لوگوں کو بڑھایا جاتا ہے وہ سودیشی کی تحریک ہے۔ میں نے سودیشی کے سوال پر بہت غور کیا ہے اور میں حیران ہوں کہ اس تحریک کو ملک کی ترقی اور فاسخ البالی کا جزو کیوں قرار دیا گیا ہے اگر سودیشی کی ہی غرض ہے کہ صرف اپنے ملک کی چیزوں کو استعمال کر دے اور دوسرے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو ردی میں پھینک دے۔ تو میں حیران ہوں کہ کام کس طرح چل سکیگا۔

کیونکہ یہ تحریک اور تجویز ترقی میں ایک رکاوٹ ہے اس سودیشی تحریک کا یہ اثر ہوگا کہ پہلے غیر ملک کی اشیاء کا استعمال ترک کیا جاوے۔ پھر یہ ہوگا کہ پنجاب میں نہ پٹان کے دوسرے حصوں کی اشیاء نہ لیں۔ پھر پنجاب کے ایک ضلع میں دوسرے ضلع کی چیزیں بند کی جاویں اور اسی طرح ایک گاؤں کی چیزیں دوسرے گاؤں میں نہ جائیں یہ طریق اگر خدا نخواستہ اختیار کیا جاوے کیونکہ سودیشی کا اعلیٰ مقام تو یہی ہونا چاہیے کہ ہر ملک کی تجارت ہی خطرہ میں نہ پڑے بلکہ انسانی خراج اور ضروریات کے لئے ہی دائرہ تنگ ہو جائے گا اور ان اشیاء کے منہ میں دیکھا جاوے گا۔ بہت سی حاجتیں ایسی ہوں گی جو اس کی زندگی کے لئے ضروری ہوں گی۔ مگر وہ ان سے محض اس لئے فائدہ نہ اٹھائے گا کہ وہ سودیشی نہ ہوں گی۔ پس غور کرو کہ یہ تحریک جس کو سودیشی کہا جاتا ہے ملک کو تباہ کرنے والی ہے یا اس کی بہبودی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً یاد رکھو کہ سودیشی تحریک پر عمل کر کے اور اس کی حمایت کے انسان ہرگز ترقی نہیں کر سکتا اور اس کے خیالات میں اولوالعزمی اور بلند وصلگی پیدا نہیں ہو سکتی پہلے غیر ملک کی اشیاء کے ساتھ نفرت پیدا ہوگی پھر اس کے باشندوں کے ساتھ ان کے علم و ہنر اور صنائع سے بیزاری ظاہر کرے گا اور یہی نتیجہ موجودہ تحریک کا بھی ہوا ہے۔ تمام دنیاوی ترقیاں اس امر پر منحصر ہیں کہ ہر قسم کی صنعتوں اور حرفتوں سے خواہ وہ کسی ملک اور کسی قوم کی ہوں ان سے فائدہ اٹھایا جاوے۔ یہ تو دنیوی اور عقلی پہلو کے لحاظ سے سودیشی کا ضرر ہے۔ دینی طور پر میں دیکھتا ہوں کہ سودیشی تحریک قرآن مجید کو

خلاف ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کئے ہیں پس اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جاوے تو یہ آیت اس کو جھٹلاتی ہے کیونکہ خدا نے تو اس کو پیدا ہی اسی لئے کیا ہے۔

دیکھنا چاہیے کہ انگریزوں کے آنے سے پہلے ملک کی کیا حالت تھی اور کس قسم کے حادثات پیدا ہوئے تھے۔ امن کی جو حالت اور صورت تھی اور انصاف اور عدل جس طریق سے ہوتا تھا اس کی تصریح ایک لفظ سکھشا شاہی کر رہا ہے اور اب بھی کسی ائمہ سیر - ظلم اور بے انصافی کی مثال دینی ہو تو اس کا نام سکھشا شاہی رکھا جاتا ہے۔

سکھشا شاہی میں جان و مال ہر وقت خطرہ میں تھی اور سبھی آزادی کا یہ حال تھا کہ ذرا تک دنیا جرم تھا۔ اور نماز پڑھنا تو گویا بغاوت تھی۔ میں کہاں تک ان مظالم اور مصائب کا فکر کروں جو مسلمانوں پر ہو رہے تھے اور نہ صرف مسلمان بلکہ تمام رعایا ان دکھوں میں مبتلا تھی۔ ایسی حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کیا اور ایک دور دراز مقام سے

انگریزی گورنمنٹ کو بھیج دیا

جس نے اگر سب قوموں کی دشگیری کی۔ انصاف اور امن کو ترقی دی اور تمام قوموں کو یکساں مذہبی آزادی عطا کی۔ گورنمنٹ انگلشیہ نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ سب کو ایک ہی نظر سے دیکھتی ہے۔

جس قدر احسانات گورنمنٹ برطانیہ نے ہم پر کئے ہیں ہم انکو بیان نہیں کر سکتے۔ پھر یہ کسی ناشکری اور محسن کشی ہے کہ ایسی مبارک اور مفید گورنمنٹ کے خلاف شرش پیدا کی جاوے اور جو ملاد کو گسیا جاوے۔ مسلمانوں خصوصاً احمدیوں پر جو احسان اس گورنمنٹ نے کئے ہیں وہ سب جانتے ہیں۔ اس کی ایک نظیر ڈاکٹر مارٹن کلاکٹ الا مقدّمہ کافی ہے ایک پادری کے بالمقابل اس طرح پر انصاف کے اصولوں کو ملحوظ رکھنا یہ چوٹی سی بات نہیں ہے ایسی باتوں کا ایک لمبا سلسلہ مل سکتا ہے پھر اس پر بھی اگر کہا جاوے کہ انصاف نہیں ہوتا تو یہ کیسا ظلم اور بے حیائی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورنمنٹ نے کسی عیسائی اور مسلمان میں فرق نہیں رکھا اور وہ انصاف کے لئے کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھتی۔ باوجود ان احسانوں کے یہ کیسی نک حرامی ہے کہ قوی یا فعلی طور پر گورنمنٹ کو خلاف کریں۔

کیا کوئی آج اس وجہ سے کہی متل ہو رہا ہے کہ اس نے اذان کہی ہے یا اسلئے کسی کو فرد جرم لگ کر سزا ملی ہو کہ اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے۔ اگر کوئی اس قسم کی نظیر ہے تو پیش کر دے اور میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ کہی کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ گورنمنٹ انگریزی نے چاہا ہے کہ تمام انسانوں کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ اور وہ جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا تھے ان سے انہیں رہائی ملے اور اس لئے کوشش کی ہے اور یہ اسی کی مہربانی کا نتیجہ ہے کہ آج ملک میں عام تعلیم پھیلی ہوئی ہے اور لوگ اپنے آپ کو مہذب اور تعلیم یافتہ قرار دے رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہر قسم کی ترقیاں کر رہے ہیں اور پھر اس کی مخالفت ہی نہیں کہ

محسن کشی ہوگی بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی جرم ہے

کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ هل جزاء الا احسان الا الا احسان جب اس فرمان الہی کی تعمیل نہ ہوگی تو اس سے بڑھ کر کیا ظلم ہو۔

بار بار میں یہ لفظ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس گورنمنٹ انگریزی کو مقرر کیا ہمارے احمدی بھائی غور کریں کہ کیا وہ ترقی ہوا ہوں نے کی ہے اور جس سے اللہ کے سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے اور جیسے سامان ان کو گورنمنٹ کے سایہ کے نیچے میسر ہیں دوسری جگہ میسر آسکتے ہیں وہ بالاتفاق پکارا اٹھینگے کہ ہرگز نہیں۔

میں یقیناً جانتا ہوں کہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی انہیں یہ آزادی اور یہ سامان اشاعت میسر نہیں آسکتے۔ احمدی کہی بھی صاحبزادہ عبداللطیف اور مولوی عبدالرحمن صاحب کی شہادت کے واقعات کو بھول نہیں سکتے۔ جو سر زمین کابل میں نہایت

بے دردی اور بے رحمی سے شہید ہونے کوئی کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے ایسا کونسا جرم کیا تھا جس کی پاداش دکھ اور تکلیف کے ساتھ جانتانی ہو؟ کوئی نہیں۔ ان کا جرم اگر تھا تو فقط اتنا تھا کہ وہ مرزا صاحب کے مرید تھے۔ اور پھر ان کا جرم یہ تھا کہ وہ مرزا صاحب کی تعلیم کے موافق امیر اور اس کے مشیروں کو جہاد کی تعلیم سے روکتے تھے جو انہوں نے سمجھی ہوئی تھی اور بتاتے تھے

### کہ جہاد حرام ہے

اور ساتھ ہی وہ ظاہر کرتے تھے کہ کوئی ایسا مہدی آنے والا نہیں ہے جو اگر کشت و خون کریگا۔ اور انگریزوں سے لڑیگا وہ انگریزی گورنمنٹ کے احسانات کو یاد دلاتے تھے پھر اس جرم اور اختلاف میں سنگسار کر دیا یہ اسلامی سلطنت کا بل ہی کا کام تھا۔ ایسی حالت میں صاف طور پر بتا دیا کہ تم کابل میں ترقی کر سکتے ہو؟ کہی نہیں۔

ان واقعات کو یاد کر کے ہمارے دل میں گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت اور محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اگر ہم بیان نہ ہوتے تو ہم ہی قتل کئے جاتے خود ہمارے مسلمان بھائیوں نے ہم پر قتل کے فتوے دیے اور ہمارے مال اور اسباب اور عورتوں کو لوٹ لینے کی اجازت دی اور گورنمنٹ انگلشیہ کے زیر سایہ نہوتے تو وہ کیا کہہ نہ کر گزرتے اس لئے ہمارے ہاتھ پر ہم کہتا ہوں کہ یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ ہم کو رکھا۔ جس نے ہماری جان و مال اور آبرو کو محفوظ رکھا اور ہم کو اپنے ایمان و مذہب کی اشاعت اور پابندی کی پوری آزادی دی وہ ہماری پشت دینا ہے اگر ہم نے اسی سے مذہبی اختلاف کیا ہے اس نے سزا نہیں دی میں ایک بات اور کہتا ہوں۔ اسے خوب یاد رکھو اور وہ یہ ہے کہ یہ فسادات بھی غضب الہی ہیں۔ لوگوں نے گورنمنٹ کی قدر نہیں کی اس لئے یہ عذاب ہے تاکہ لوگوں کو ان کی کجروی کی سزا ملے اور وہ سدہ جادین جیسے طاعون اور زلزلے آرہے ہیں تاکہ ہر ایک دل کو پاک و صاف کریں اور کجیوں کو دور کریں۔ اسی طرح پر یہ عذاب بھی آیا ہے۔ تاکہ سرکشی اور غداہی کا مادہ دور کیا جاوے پس گورنمنٹ کی وفاداری کرو۔ کہ اس عذاب سے تمہیں نجات ملے۔ اس گورنمنٹ کے بعد ایک اور گورنمنٹ ہے اس کے حضور بھی یہ شور و شین ناپسند اور کمرہ میں اس لئے اس سے ڈرو اور اپنے دلوں کو صاف کرو۔ اسی پر میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

### بت پرست شکر گزار نہیں ہو سکتا

(خلاصہ تقریر حضرت مولوی نور الدین صاحب)

اولم یفہم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیہم۔ ات فی ذلک لرحمة و ذکر کسی یوقیم یومنون (۱۰-۲۱) اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ کیا کافی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ایک کتاب بھیجی ہے جو دنیا کے واسطے رحمت ہو اور اس میں نصیحت کی باتیں ہیں اس پاک کتاب میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا مندی کیواسطے ایک نشان مقرر فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا رسول و اولی الامر منکم۔ اے ایماندارو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو۔ اس آیت شریف میں سب اول خدا کی

اطاعت کا حکم ہے جو ہمارا خالق ہے ہمارا رب ہے ہمارا مالک ہے۔ جی اور قدیم خدا کو ہمارے ذرہ ذرہ کا وہی خالق اور وہی مالک ہے۔ روحن کا خالق بھی وہی ہے اس کا حق ہے کہ ہم کو اپنا مطیع بنائے۔ ہمارا فرض ہے اس کی اطاعت کریں اس کے صفات سے آگاہی حاصل کریں۔ پھر اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہم پر فرض ہے جس کی اطاعت ہم کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ قل انکم تم

تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم۔ واللہ غفور الرحیم (۳-۴) کہہ دو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو۔ تو میری اطاعت کرو۔ خدا کے محبوب بن جاؤ گے خدا تمہارے گناہوں کو بخشنے گا اور خدا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

رسول کی اطاعت کے بعد اولی الامر کی اطاعت کا حکم ہے کیونکہ وہ حصہ انتظامی کے مظہر ہیں اولی الامر میں بادشاہ وقت ہے۔ پھر صوبہ کا حاکم ہے پھر شہر کا انیسر ہے۔ پھر قصبہ کا ہے پھر محلہ کا چودہری ہے۔ غرض انتظامی معاملات سب کی اطاعت کرنا انسان کا فرض ہے۔ بعض لوگ اس آیت کے معنوں میں لفظ منکم پر اٹکے ہیں کہ اس سے یہ مراد ہے کہ تم میں سے کیا معنی صرف مسلمانوں میں سے جو حاکم ہو اس کی بات مانو۔

لیکن یہ بات درست نہیں کیونکہ منکم کی مثالیں اور بھی قرآن شریف میں موجود ہیں جیسا کہ دوزخ والوں کو کہا جائے گا۔ انکم یا ینکم دسلس منکم۔ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے۔ اس میں کفار کو کہا گیا کہ رسول تم میں سے آئے۔

ظاہر ہے کہ وہ کافر تھے اور یہ مومن تو رسول کافروں میں سے کس طرح آئے۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول ان کے زمانہ میں تھے ان کے ملک میں تھے اور ان کی طرف رسول ہو کر آئے تھے جو اس تعلق کے لحاظ سے انکو منکم کہا گیا قدرت خداوندی کے عجائبات میں سے ایک یہ بات ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو آئندہ زمانہ میں ایسا واقعات پیش آنے تھے کہ وہ عیسائیوں کے زیر حکومت رہیں گے اس واسطے ابتداء کے زمانہ بنوی میں بھی اس کی نظیر قائم کی گئی تھی کہ مسلمانوں کو عیسائیوں کی ماتحتی میں کس طرح رہنا چاہیے۔ ابتداء اسلام کے زمانہ میں جب کہ کفار نے مسلمانوں کو عرب میں دکھ دینا شروع کیا تو آن حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ حبشہ میں چلے جاؤ چنانچہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ کے پاس آچکے صحابہ کو بہت امن ملا مسلمانوں کو عیسائی سلاطین کے ماتحت امن ملنے کی طرف قرآن شریف کی یہ آیت بھی راہ نمائی کرتی ہے و لیتجدن اکسبہم موداة للذین امنوا الذین قالوا اننا نصری۔ اور تو ضروری نصارے کو مومنوں کے ساتھ مودت کرنے میں دوسرے لوگوں سے بڑھ کر پائے گا۔

اس ملک کے ہندوؤں نے خدا تعالیٰ کے اس فضل و احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا جو کہ آیت کریمہ و تری الفلک ما خفیہ و لیتغوا امن فضله و لعلکم تشکرون ہماروں کی آمد و رفت کا جو نتیجہ ہے وہ خدا کا ایک فضل ہے جس کا شکر یا دعا کرنا چاہیے تھا اور اس سے کیا تجارت میں اور کیا ساہوکارہ میں اور کیا زراعت میں اور کیا ملازمت میں سب سے زیادہ فائدہ ہندوؤں نے ہی حاصل کیا ہے لیکن انہوں نے ہی سب سے زیادہ ناشکری کی اور ان سے اس سے زیادہ کچھ امید بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ جو مشرک اپنی حقیقی محسن خالق مالک رب کو چھوڑ کر ایک پتھر کے آگے سر جھکا تا ہے اس سے کیا امید ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کے احسان کو شکریہ کے ساتھ دیکھے گا کیونکہ خدا تعالیٰ کے

اسلمت کے مقابلہ میں انسان کے احسان ہی کیا ہو سکتے ہیں وہ جس نے خدا کے ساتھ ہی بغاوت کی ہو وہ اپنے ہمجنس انسان کے ساتھ کب تک سلوک کرے گا خدا تعالیٰ کے حضور اس ناشکر گزاری میں ہندو لوگ جو جتنے رہے ہیں وہ تو ظاہر ہی ہے لیکن آریہ لوگ دراصل ان سے بڑھ گئے ہیں کیونکہ خدا کی مخلوق ہو کر وہ کہتے ہیں کہ نہ ہمارے نوح کا وہ خالق ہو اور نہ ہمارے جسم کے مادہ کا وہ خالق ہو پھر زمانہ کو بھی خدا کا مخلوق نہیں مانتے یہ کس قدر ناشکری ہو جو ان لوگوں سے ظاہر ہو رہی ہے گورنمنٹ برطانیہ کے ذریعہ سے آریوں کو جو آرام اور فائدہ حاصل ہوا ہے رعیت میں اس سے ظاہر ہے کہ مدت کی بات جو ایک دفعہ میزوریا منت کیا تو معلوم ہوا کہ پانچ کروڑ روپیہ کی جائیداد ہر سال مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل کر ہندوؤں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے۔ سرکاری ملازمت میں دیکھو تو تمام بڑے بڑے عہدے علی العموم ہندوؤں کے قبضہ میں ہیں اور کیا مجال ہے کہ کسی مسلمان کو معمولی دفتر کی کلر کی میں بھی حتی الوسع رہنے دیں۔ بان دفاتر کے چپڑاسی اور خزانہ مسلمان کہہ لئے جاتے ہیں۔ پھر مقدمات میں مسلمانوں اور انھیں احمدیوں کے ساتھ ہندو مجسٹریٹوں کا جو سلوک ہے وہ چند دھل اور آتارام کے مقدمات کرنے سے ظاہر ہے کہ وہ مقدمہ جس کو ایک انگریز نے بغیر اس کے کہ ہمارے امام بلکہ اس کے خدام کو بھی کوئی تکلیف ہو ایک ہی روز میں فیصلہ کر دیا گیا اس پر ان لوگوں نے دو سال تک سوچا کی آمدورفت کی جو تکلیف حضرت امام اور آپ کے خدام کو دی وہ تاریخ زمانہ میں ایک یادگار رہے گی غرض ہمارے لئے تو امن کی اور کوئی صورت گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت رہنے سے بڑھ کر ہے نہیں اور اس کے شکریہ میں ہمارے امام نے جو تحریریں آج تک شائع کی ہیں ان سب کو ایک جگہ جمع کیا ہوا ہے تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

زراں بعد قاضی محمد طور الدین صاحب اکل آن گویکی نے ایک فی البدیہ نظم پڑھی جو گذشتہ اخبار میں درج کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد راقم (ایڈیٹر) نے ایک مضمون پڑھا۔ جو اسی اخبار کے صفحہ ۲۰۳ میں درج کیا گیا اور مضمون پڑھ کر پلاریز ولوشن پیش کیا۔

ریزولوشن اول۔ یہ مجمع جو حسب ایما حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسیح واس جگہ قائم

ہوا جو ان لوگوں کے طرز اوچلین کو نہایت نفرت اور عقارت سے دیکھتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے برخلاف شورش مچاتے اور جلسے کرتے اور فساد پھیلاتے ہیں اور ان کے قول و فعل سے بریت اور بے زاری ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کے اس فعل کو نظر تحسین سے دیکھتا ہے کہ گورنمنٹ نے ہر تیسے تحمل و صبر کے بعد امن عام کو قائم رکھنے کی خاطر ان مفسدوں کے بعض لیڈروں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمہ کیا ہے یا انکو جلا وطن ہونے کا حکم دیا ہے یہ مجمع بلحاظ اس کے کہ وہ احمدیہ فرقہ کے سید گوارٹر میں قائم ہوا ہے اور ہندوستان بہرین احمدیہ فرقہ کے حق میں دعائے خیر کرتا ہے کہ انہوں نے اپنا امام کے حکم کی فرمانبرداری میں بالاتفاق ہر جگہ اپنی مفسدوں کے ساتھ شامل ہونے سے پرہیز کی اور گورنمنٹ کی وفاداری میں ایسے ہی ثابت قدم رہو جیسا کہ ان کے امام کا منشا اور فرمان تھا اور یہ مجمع یقین رکھتا ہے کہ احمدی جماعت ہند میں ہر جگہ آئندہ بھی انشا راہد اس نیکی پر ثابت قدم رہے گی۔

اس کے بعد مفصلہ ذیل چار ریزولوشن شیخ یعقوب علی صاحب نے پیش کی۔  
دوسرا ریزولوشن۔ صدر انجمن احمدیہ تلام احمدیوں کو (جیسا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا منشا اور ہدایت ہے) آگاہ کرتی ہو کہ وہ اس قسم کے تمام جلسوں اور مجمعوں میں جن میں گورنمنٹ کے خلاف کارروائی ہو قولاً وفعلاً جیسے اب تک الگ الگ ہیں اور انہیں ہرگز شامل نہیں اور نہایت وفاداری اور فرمانبرداری کیساتھ گورنمنٹ کو ایسے موقع پر جوڑ دے سکتے ہیں دیکھو کہ ہر وقت آمادہ رہیں۔

تیسرا ریزولوشن۔ صدر انجمن احمدیہ گورنمنٹ انگلشیہ کو یقین دلاتی ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہر مدید وقت گورنمنٹ کی وفاداری کے عملی ثبوت دینے کے لئے ہر قسم کی خدمت کرنے کو آمادہ ہے جو گورنمنٹ اس سے لینا چاہے۔

چوتھا ریزولوشن۔ اس جلسہ کی رویداد سول ملٹری گرنٹ اخبارات سلسلہ اور دوسرے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیجی جاوے اور ایک نقل صاحب پٹی کشن بہادر گورکھ پور کی خدمت میں ارسال ہو اور گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بذریعہ تار اطلاع دیا جائے۔  
پانچواں ریزولوشن۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی ترقی اقبال اور

رفع شورش کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی جاوے۔  
یہ تمام ریزولوشن بالاتفاق پاس ہوئے اور بعد دعا جلسہ ختم ہوا اور ۱۳۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو بذریعہ تار گورنمنٹ پنجاب اور گورنمنٹ آف انڈیا کو بمقام سدا اعلیٰ دی گئی۔

## آمد تحالف

دعویٰ الہی یا تثلیث میں کل پنج عمیق اور یاتون من کل پنج عمیق۔ خدا کے مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے وقت میں نازل ہوئی تھی جبکہ قادیان میں آپ کے پاس نہ کوئی آتا تھا اور نہ کچھ لانا تھا اس وحی کے نزول کو آج تین سال کے قریب عرصہ گزرا ہے اور اس کے بعد ہزار ہا انسان دور دور کے ممالک سے آئے اور ہزار ہا روپیوں کے تحائف مختلف اقسام کے لائے جن کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن یکم مئی سنہ ۱۹۰۶ء کے تازہ الامام یا تثلیث تحالف کشمیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں خاص طور پر اس کا ظہور ہو گیا ہے اس واسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ کچھ عرصہ کے واسطے ان تازہ تحالف کے تذکرہ کا سلسلہ اخبار میں جاری کیا جاوے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کے ایک تازہ نشان کا اظہار ہوتا ہے جو کچھ اکثر تحالف حضرت کی خدمت میں ایسے طور سے پہنچتے ہیں کہ کسی کو خبر بھی نہیں ہوتی مثلاً بعض لوگ آگ میں کوئی شے بھیج دیتے ہیں اور بعض لوگ اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ جیسا کہ ایک دفعہ غالباً گراچی سے ایک پارسل آیا تھا کہولا تو اس میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی مگر زیندہ کا نام آج تک معلوم نہیں ہوا اور بعض دوست یہاں آتے ہیں اور حضرت سے اندر یا باہر ملاقات کرتے کوئی تہنہ پیش کرتے ہیں کہیں کسی کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے کہیں نہیں ہوتی اس واسطے اس سلسلہ کو پورے طور پر نبھانا ایسا ہی شکل ہے جیسا کہ سلسلہ مبائعین کا۔ تاہم تازہ دعویٰ الہی کی عظمت کے اظہار میں چند واقعات کچھ عرصہ تک انشا راہد رکھے جائیں گے۔

اس جگہ سب سے اول خان صاحب عبد المجید خان افشاری خانہ کیونکہ کے تحفہ کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے گذشتہ جمعہ کو حضرت کے حضور پیش کش کیا ہے۔ خان صاحب اپنی علاقہ سے نہایت محنت اور تلاش کے بعد ایک ہینس جس کی قیمت مبلغ اسی روپے ہے اپنی گرہ سے خرید کر کے حضرت کے حضور میں لائے ہیں حضرت نے اس کی قیمت بھی ادا کر لی چاہی مگر خان صاحب نے باصرار قیمت

لھنے سے انکار کیا اور عرض کیا کہ یہ حضور کی نذر ہے اور اس نیت سے میں لایا ہوں خان صاحب اپنے مرحوم والد محمد خان صاحب کی طرح حضرت کی محبت میں گزارا اور سچے فخلص میں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت دے اور انکو جزائے خیر عطا کرے۔ اس کے بعد قابل ذکر دو کتاب آئوں کے ہیں جو صاحب پور گٹ سے سید احمد حسین صاحب نے اور سید سعید الدین صاحب نے بذریعہ ریل بھیجے ہیں اور دونوں بلیاں پہنچ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جزائے خیر دے۔

## ایک عزیز ڈاکٹر استاد

ہمارے کرم دوست ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ پروفیسر میڈیکل اسکول اگرہ نے بسبب علالت طبع چھ ماہ کی لمبی رخصت حاصل کی ہے اگرچہ یہ صرف ایک رخصت ہی ہے تاہم بسبب اس کی میعاد کے لمبا ہونے کے اور شاید اس خیال پر کہ ایسی لمبی رخصتوں کے بعد عموماً ایسے سرکاری ملازم اپنی پہلی جگہوں پر واپس نہیں بھیجے جایا کرتے اگرہ اسکول کے طلباء نے جناب خلیفہ صاحب کی محبت کے جوش میں ان کی جدائی کے صدمہ کو محسوس کر کے ایک جلسہ کیا جس میں سہری چہا ہوا ایڈریس خوبصورت فریم میں رکھ کر خلیفہ صاحب کی خدمت میں ۲۸ اپریل سنہ ۱۴۰۷ء کو پیش کیا اور اس کے ساتھ ایک سفید پتھر کا بنا ہوا روضہ تاج محل کا نمونہ حاضر کیا جو کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی چار سالہ اقامت شہر اگرہ کیواسطے ایک یادگار ان کے پاس ہے۔ اپنی ایڈریس میں طلباء نے ان باتوں کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کیا ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے شاگردوں کو سبق دینے کی وقت نہایت محنت اور تحمل کے ساتھ ہر ایک بات طلباء کے ذہن نشین کر اترتے اور کیا مدرسہ کے کمروں میں اور کیا اس کے باہر ان کے ساتھ بے تکلفی اور خندہ پیشانی سے ملتے تھے ڈاکٹر صاحب صوف کی بہت سی خوبیاں کو یاد کر کے طلباء نے اس ایڈریس میں ان کی جدائی پر دلی افسوس کا اظہار کیا اور بالآخر ان کیواسطے خدا تعالیٰ کی طہارت سے نازل برکات کی دعا کر کے اپنی ایڈریس ختم کیا۔ اس ایڈریس کے جواب میں جناب ڈاکٹر صاحب نے اپنی شاگردوں کی محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ میں نے جو کچھ کیا جو وہ اپنا فرض ادا کیا اور اپنی خوش اخلاقی کا اصل محرک

ان لفظوں میں بیان کر کے کہ شاگرد استاد کے ساتھ ایسا تعلق رکھتا ہے جیسا کہ بیباک۔ پروفیسر ون اور اسٹوڈنٹوں کے واسطے مفید اصل کی بنیاد رکھی اس جدائی کے بیان میں انسانی جسم کے تحلیل ہونے اور انسان کی ہفت سالہ تبدیلی کا ذکر کر کے ڈاکٹر صاحب نے اپنی آخری تقریر کو بھی اپنی شاگردوں کے واسطے خالی از سبب آمیزی نہ چھوڑا اور بالآخر گورنمنٹ انگلشیہ کے ذریعہ سے اس ملک میں ملی اشاعت کا ذکر کر کے گورنمنٹ کی وفاداری کے نہایت ضروری مسئلہ کی طرف اپنی طلباء کو توجہ دلاتے ہوئے دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

ہمیں اس امر کی خاص خوشی ہو کہ ہماری جماعت کے معزز سرکاری عہدہ دار اپنی محنت اور حسن کارگزاری اور گورنمنٹ کی سچی وفاداری کے سبب ہر جگہ ہر عزیز میں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ صاحب موصوف کو اپنی فضل و کرم سے صحت عطا فرما دے اور دینی دنیوی حسانت سے مستمتع فرمائے۔ آمین۔

## عیسائیوں کا پیارا لال بھکڑا

بنوں عیسائی اخبار حضرت اقدس من صاحب کی پیشگوئی متعلق طاعون پر نسخہ اڑاتا ہوا حضرت لال بھکڑا کے نام سے یاد کرتا ہے اور اعتراض کرتا ہے کہ پہلو مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ طاعون سڑا ہے۔ پھر الہام ہوا میرے مریدوں میں سے کوئی طاعون سے نہیں مرے گا پھر الہام ہوا کہ قادیان میں طاعون نہ ہوگا۔ جہاں تکس میں معلوم ہے حضرت کو نہ کبھی ایسا کوئی الہام ہوا کہ میرا کوئی مرید طاعون سے نہ مرے گا۔ یا قادیان میں طاعون کبھی نہ آئے گا۔ اور نہ کبھی کوئی ایسا الہام شائع ہوا لیکن عیسائی ایڈیٹر نے اپنے بزرگ انجیل نویس کی تقلید میں جھوٹی باتوں کے بھجنے میں اگر شوق حاصل کر لی ہے تو جو اس کا جی چاہے سو کرے ہم اس کو زبردستی روک نہیں سکتے۔ البتہ پادریوں کے کان کو نہ کیواسطے یہ سوال کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ جو ہمیں یہ وعدہ دیکر روپوش ہو گیا کہ ابھی یہ پشت گزر جائے گی کہ میں واپس آؤں گا اور وہ جس کی قیافہ شناسی ایسی زبردست تھی کہ تین پڑے کی ناچیز رقم کے لالچ میں اسے پھانسی دلائے والے کو جلال کے بارہویں تخت پر بٹھاتا تھا اور وہ جو دنیوی سلطنت کے ہوس میں مریدوں کو کپڑے بچکے تواریخ خرید کرنے کا حکم دیتا تھا اور بالآخر دو چار سپاہیوں کے ماتھن صلیب پر

چڑھایا گیا اس کو لال بھکڑا کہنا چاہیے یا سیاہ بھکڑا؟ کاش کہ کالے عیسائی کچھ تہذیب کا سبق سیکھتے تو گورنمنٹ کا نام بھی بدنام نہ ہوتا۔

گورنمنٹ نظام توجہ فرماؤ! عین یہ بات سن کر بہت افسوس ہوا کہ گورنمنٹ نظام میں ۳۲ ہزار پڑے سالانہ عیسائی گرجاں اور واعظوں کو دیا جاتا ہے اور اشاعت اسلام کیواسطے وہاں سے کوئی داعظ مقرر نہیں۔

بدنام کنندہ اہل حدیث! امرتسر کا اخبار اور ڈریس گزٹ لکھتا ہے کہ اخبار المحدث نے امرتسر میں کسی شانتی کلب کے ہونے اور سرکار کے برخلاف لکچر دینے کی خبر غلط شائع کی جو افسوس ہو کہ یہ لوگ المحدث لکھا کہ بدنام کنندہ لکھنا ہے چند کے مصداق بنتے ہیں چند اس واسطے کہ اہل حدیث (جن کو عوام دہلی بھی کہتے ہیں) کی تعداد مسلمانوں میں باوجود اتنے عرصہ سے ہونے کے بہت ہی تھوڑی ہے۔

## نغمہ رانی غلیب گلشن بنو شیر الدین

### محمود احمد

یوں الگ بشیر دریاں میں جو چوڑا ہو کہ کل تلکے یہ نہ چوڑے گا کہیں کا ہو خدا کے کھنوں پر ہی بھر دے ہو دور الفت میں مزا آتا ہو ایسا ہو کہ تجھ رحمت ہو خدا کی کہ میں آتا ہوں اپنا چہرہ کہیں دکھلاؤ وہ رب العزت کا بیان دشمن میں ہم کو جو دشمن میں کو کچھ نہیں فکر لگائی ہے خدا سے جب تک ایک ذرہ کی بھی حاجت ہو تو انکو چھوڑ دوں زخم دل زخم جگر نہ ہے میں کہل کہل کہیں کہیں ہوس کی طرح مشرمن بیتاب ہوں ایک دم کے لمبے یاد ہو آؤ کون تو تجھے ہم کہیں نہ رہن امر کی بار کہ جو تو آدمی کیا ہو تو اضم کی نہ عادت ہو جو دشمن ہیں دوزخ میں ہیں ہر کوئی دیکھ کر حالت میں خن ہلے میں مل ہی دل میں آ کے تیری یاد آو یا رب خدا چونکہ توحید ہے زور دیا ہے آج حق کو کوڑا جا ہی بلاتے چلو آؤ میں لوگ جوش الفت میں بیگم ہو غزل محمود

نہیں معلوم کیا تو نے سمجھا ہم کو آج ہی سے جو لگا ہے غم فردا ہم کو نہ عبادت کا نہ ہو زہد کا دعویٰ ہم کو کہ شفا یابی کی خواہش نہیں اصلاً ہم کو رشتہ رحمت الفت میں ہو باندہ ہم کو دلوں سے ہو یہی دل میں تنہا ہم کو کام لیں مہر سر ہو یہی ہے زیا ہم کو گو سمجھتا ہے برا بنا پر ایا ہو ہو ہم کو ہمیشہ سے یہ اس بار کا ایام ہم کو حالت قوم پر آتا ہے جو رونا ہم کو جگ رہے اسی دنیا میں ڈھیر کا ہم کو کہان محشوق دیگا کوئی تجھے ہم کو دولت و ابر و د جان سے پیارا ہم کو سخت لگا ہو برا کہ کھتا ہم کو چھوڑ دیت میرے مولا کہی تنہا ہم کو مری جائیں جو نہ ہو تیرا سہارا ہم کو بار بار ہوں ملک خون ر لایا ہو کہ اپنی بیگانے نے ہو چھوڑا اکیلا ہو کہ یہ نئی بات ہو لگتا ہے وہ میٹھا ہم کو کچھ تائش کی تنہا نہیں اصلاً ہم کو

## حقیقۃ الوحی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ : حامداً ومصلياً  
الحمد لله الذي انا الذي كرم الحكيم ومن علينا  
بهدايت الصراط المستقيم والقي في صدورنا  
ما يطهر ثوبنا وبعثنا ونصلي صلوات على  
سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم تسليماً على خاتم النبيين  
وعلى آله الطاهرين الزاهرين وعلى خلفائه  
الساكنين المهديين الى يوم الدين -  
الابعد طابان حق اور جو بندگان نجات دارين پر واضح  
والح ہو کہ کتاب حقیقۃ الوحی من تصنیف حضرت  
الغری خاتم الخلفاء المہدیین مسیح الموعود والمہدی  
المعہود حجتہ العالی العالمین جبرئیل علیہ السلام فی حلل الانبیاء  
جناب میرزا غلام احمد مصداق انا انزلناہ قریباً  
من القادین علیہ الصلوٰۃ والسلام من المد الرحمن  
۱۵ مئی ۱۹۷۷ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ  
کو مطبع میگزین واقع قادیان میں سچے سچے ناظم  
مطبع طبع ہو کر فیض رسان عالمیان جو طالبان  
نجات دارین میں ہوئی۔ واللہ للہ اس کتاب میں  
مد ہادہ آیات بنیات الہیہ اور نشانات اور معجزات  
اسلامیہ جمع کئے گئے ہیں جن سے صداقت سلسلہ حق  
احمدی کی اور تصدیق دعاوی حضرت اقدس کی اہل  
الضاد پر کاشمیں فی نصف النہار واضح ہوجاتی ہے  
اور پر یہ نشانات وہ ہیں جو تازہ تازہ حضرت اقدس  
کے ہاتھ پر واقع ہوئے ہیں جن کی شہرت تمام دنیا میں  
واقع ہو چکی ہے واللہ الحمد ناظرین کی خدمات میں  
متحدیانہ گزارش ہے کہ اس تیرہ صدی میں کسی مجددا  
مامورین اللہ کے لئے اس قدر نشانات صداقت کے  
اور آیات بنیات الہیہ کے سوائے خاتم النبیین و  
سید المرسلین علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ نے جمع نہیں  
فرمائی واللہ الحمد اگر کسی کو دعویٰ ہو تو اپنے دعوے  
کو ثابت کرے یا خود ایسے نشانات بنیہ کا منظر بنے  
دائی لہ ذالک۔ معذایہ نشانات مذہب کتاب  
مشتہ نمونہ از خروارے میں بہ نسبت ان نشانات  
کے جو حضرت حجتہ اللہ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے صادر  
فرمائے اور وقتاً فوقتاً صادر فرما رہے۔ علاوہ ان صدقہ

کو فرمائے بندہ جناب مفتی صاحب۔  
**وجاہ گدھا** السلام علیکم۔ آپ صاحبان میں سے کسی نے  
شاید اس بات کو نوٹ نہیں کیا کہ آجکل جو یوسے انجن ایجاد  
ہوئے ہیں اور جو عموماً ڈاک گاریوں اور مسافر گاریوں  
کے ساتھ چلتے ہیں۔ ان کی آواز ہو ہو گدھے کی طرح ہے  
اس میں بھی ضرورت خدا کی حکمت تھی کہ عقل کے اندھوں کو  
صاف طور پر خبر وجاہ کا مطلب سمجھا دیا جاتا۔ جن کا یہ  
عقیدہ ہے کہ ایک گدھا بجنسہ آئے گا اور لاکھوں  
من انسان اور بوجہ اٹھائے گا وغیرہ وغیرہ  
چنانچہ اس گدھے کی تو اب صاف تشریح ہو گئی ہے  
اور وجاہ نے حال ہی میں ایسا گدھا بنا کر بھیج دیا۔ جو ہزاروں  
لاکھوں انسان ایک ہفتہ میں کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے  
بشرطیکہ اس کو پوری تیزی سے چلایا جاوے۔  
نیاز مند۔ سلطان جہان

کرمی محمد مفتی صاحب  
**خوشی کو اظہار کا نمونہ** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
بتاریخ ۷ مارچ ۱۹۷۷ء اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے ہاں  
مولود مستود عطا فرمایا۔ جس کے حق میں مسیح موعود  
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کرتی گئی کہ اللہ تعالیٰ اس کو  
خادم دین اور عالم باعمل بناوے اور عمر دراز عطا فرماوے  
اور آن حضرت تقدس آب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا  
فرمائی اور مولود مسعود کا نام عبدالحق رکھا۔  
دیگر مولود مسعود کی چالیس روزہ عمر تک اللہ تعالیٰ نے  
اپنے مامور کی حقانیت و صداقت میں دوئی کا ذب  
الیاس و اکھی بخش کا ذب موسیٰ کی موت اور پندت  
سو مراح و اچھر چند آریہ قادیان کی خانہ برداری کا اظہار  
فرمایا اور ۷ مارچ ۱۹۷۷ء والی پیشگوئی کو اس کے  
پورے لفظوں میں پورا کیا اور تبلیغ والی پیشگوئی کا کوئی  
طرح احتتام فرمایا۔ جو لوگوں کی طمانیت و سکینت قلب  
کے واسطے بہت نشانی ہیں جس خوشی میں انکسار نے  
بعد اعانت ربیو یوسف ربیعز ہمیشہ کے واسطے تاحیات  
خود مبلغ للہ سالانہ دئے ہیں لہذا انکمرم اس عریفہ کو  
اپنے اخبار گوہر بار میں اشاعت فرماوین تاکہ کوئی اور  
صاحب ہی اس نیک نمونہ سے مستفید نہوں۔  
خاکسار محمد سرفراز خان احمدی بدولی  
ضلع سیالکوٹ

نشانات کے وحی اور الہام اور مکاشفات کے حقائق اور  
معارف اس کتاب میں ایسے بیان فرمائے گئے ہیں کہ جن سے  
ناظرین واقف ہو کر پورے طور پر ماہ الامتیاز درمیان وحی الہی  
اور وسوس نفسانی کے حاصل کر سکیں گے۔ اور حقیقت وحی  
الہی کی اسے معلوم ہو جاوے گی کہ پہر شیاطین الانس والجن  
کے قریب اور دہوکہ میں نہیں آدینگے والتوفیق من اللہ تعالیٰ  
کتاب موصوف قریباً... صفر پر نہایت خوش خط کا غز  
عمدہ تقطیع ۲۰ x ۲۶۔ اور نیز اکثر نشانات کو عربی  
عبارت فصیح و بلیغ میں ہی جمع کیا گیا ہے۔ جو بطور  
رسالہ جداگانہ کے ہی طبع کرایا گیا ہے تاکہ عرب اور  
مصر و بغداد وغیرہ ملکوں میں جن میں زبان عربی کا  
محاورہ ہے پہنچایا جاوے اور طالبان علم ادب  
عربی کو مہارت اور مکہ راستہ لسان عرب میں حاصل ہو  
جاوے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین  
کتاب چمک پٹیاں ہو گئی ہے اور جلدیں ہوری ہیں۔ جلد ہر کو  
فردت ہوگی۔ قیمت فی جلد للہ ہے جو کہ قطع نظر اس کے  
مضامین کے بلحاظ اس خرچ کے بھی جو اس کی کہانی چھاپائی  
کاغذ وغیرہ پر ہو چکا ہے معمولی ہے۔ درخواست محافظ  
کتب خانہ حضرت کے نام ہونی چاہیے۔ بعض غلطی سے  
دفتر بدر میں درخواست بھیج دیتے ہیں اور اسی خط میں دفتر بدر  
کے متعلق میں کچھ باتیں لکھ دیتی ہیں جس سے تعمیل میں نہ صرف  
وقت ہوتی ہے بلکہ وہی کارڈ مختلف دفاتر میں بعد تعمیل بھیجا  
جانے کے سبب دیر بھی ہوجاتی ہے اور بعض اوقات خط  
ضائع بھی ہو جاتے ہیں اس واسطے تاکید ہے کہ کتاب حقیقۃ الوحی  
کے واسطے تمام درخواستیں نام محافظ کتب خانہ حضرت  
ہوں اور اس خط میں اور کوئی بات درج نہو۔ والسلام

## المفتی

۶۹ غسال کے چھپے نماز۔ ایک شخص نے حضرت سے  
سوال کیا کہ غسال کو نماز کے واسطے پیش امام بنانا جائز  
ہے۔ فرمایا یہ سوال بے معنی ہے۔ غسال ہونا کوئی گناہ  
نہیں۔ امامت کے لائق وہ شخص ہے جو متقی ہو نیکو کار  
عالم باعمل ہو۔ اگر ایسا ہے تو غسال ہونا کوئی عیب نہیں  
جو امامت سے روک سکے۔



## منصفہ ذیل کتب دفتر بدیع الدینی قادیان کے طلبہ بائیں

برائین احمدیہ اور دشمنین کی رعایت کا وقت ختم

ہو گیا ہے اور اب برائین احمدیہ غیر مجلہ کی قیمت

مجلہ ۴۔ در شہین مجلہ ۸۔ غیر مجلہ ۶۔ رسو ملیگی

خریداران بدیع سے للہ قیمت برائین ایجاد کی

نہ الدین مصنفہ علامہ دوران حضرت حکیم الامت۔

دہر مہال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیرکن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸۔

حضرت اقدس کیا فرماتے ہیں

## اطلاع

دہر و کتب دفتر بدیع الدینی قادیان کے طلبہ بائیں

سید عبدالحی عرب صاحب نے میری کتاب چشمہ مسیحی کو عام نادر

کے لئے دوبارہ چھپایا ہے اور درحقیقت ان کتابوں کا عام طور پر

ملک میں شائع ہونا نہایت ضروری ہے پس اگر کوئی صاحب بہت

خرید کے عام لوگوں میں بقیہ کرین تو انشاء اللہ موجب ثواب ہو گا

میسائی پادری ہر ایک رسالہ میں میں ہزار چھپوا کر شائع کئے ہیں سو

افسوس یہی ہے کہ دنیا کو ہماری تالیفات کی بہت ہی کم اطلاع ملتی ہے

دوسرے عرب صاحب موصوف نے جو عربی زبان رکھتے ہیں۔

نغات القرآن ایک کتاب تالیف کی ہے میری دانست میں وہ کتاب

ہی نہیں جو ہر ایک پڑانہم سے کہ قرآن شریف کے پہلے کے لوگو

خاص توجہ کرے کیونکہ دینی علوم کا یہی خزانہ ہے اور علم نغات قرآن

نہایت ضروری ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد

سر الشہادین مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب

فاضل امر وہی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی

کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کابلی کی

شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک پوپہ

میں بھی گراں نہیں۔ قیمت ۸۔

اعجاز احمدی مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی حضرت شیخ

عجاز احمدی کی تالیف میں قیمت ۸۔

## جنگ مقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

و عبد اللہ انہم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے

امام نے صرف تین مہینے سے موجودہ عیسائی مذہب کا

بطان کیا ہے قابل دید ہے قیمت ۸۔

مصنفہ حضرت ثاقب صاحب

مولوی عبد اللطیف کا جاسوز

مرثیہ۔ قیمت ۸۔

مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی

کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی

کتاب کا جواب قیمت ۸۔

مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی

ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود

کے وجود باوجود کے لکھے ضروری ہیں۔ قیمت ۸۔

مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان

کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ ہشتی کے متعلق ضروری باتیں

دی ہیں قیمت ۸۔

## روزانہ اخبار عام

تازہ تازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹر ہر روز اخبار عام کے نکات سے

پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار عام ہی کی دلچسپ اور مقبول خلافت منورہ کا پرچہ ہو گا

کہ بیکہ میں منبر

## احمدی جماعت کو مبارک افروز شجرہ

ایہا الاخوان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ الحمد للہ کہ فاضل

اکمل حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین صاحب مدظلہ تعالیٰ

کے ترجمہ قرآن شریف کا چہا پارہ جو بطور نمونہ ترجمہ ہے پہنچا دیا ہے

گیلے امید کہ قد دان قوم خرید کر مصنف کے حق میں دعا خیر

فرمادیں۔ کل ترجمہ مولانا موصوف الصدق اس عاجز شہر کو

دیدیا جو خدا تعالیٰ اس خدمت کے لائق ہونا قبول فرما کر بہت

جلد اس مقدس جماعت کے سلسلے میں کل ترجمہ طیار کر کے

پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے کل ممبران جماعت سے

استدعا ہے کہ وہ اس کار خیر کے حسن انجام کیلئے دعا فرمادیں

ہر پارہ اول علاوہ محصول ڈاک ہر ممبران دعا از من و از

جلد جہان آمین باد۔

المشتر

عاجز شیخ عبد الرشید مالک مطبع احمدی صدر بازار میرٹھ

کام لیا۔

## الخطبة

## ضرورت کفر

۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میرے ایک عزیز نوجوان دوست

سید معقول روزگار سرکاری ملازم میں جن کے حالات سے مجھ کو اتنی آغیت

ہو کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی میں شرعی ضرورت کے سبب سرکفر

کے خواہان ہیں چونکہ مجھ خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے

میں اپنی بخوشی سفارش کر رہا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس تعلق

کو پسند فرمائیں گے وہ خوش ہوں گے معاملہ کو بابرکت بنائے کیلئے

حضرت اقدس سے پہلے دعا گرائی جا دیگی اور یہ فیصلہ ہر گناہ و گناہ

میرے نام ہو۔ ایڈیٹر۔

۴۔ ہمارے ایک مکرم دوست کو جو قوم کے سید ہیں اور ایک ماست

میں معزز عہدی پر فائز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کو مخلصین میں

سے ہیں اور ان کو حضرت اقدس بہت محبت اور بلی تعلق سے دیکھتے

ہیں اور ان کو ایک ضرورت شرعی یعنی حصول اولاد کے لئے دوسری

شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا منشا ہے کہ وہ اس غرض کیلئے دوسری شادی کریں اور ضروری

کی اجازت سے سید موصوف نے میرے پاس ذکر کتب کے بغیر اخبار

مناسب جگہ کی تلاش کی جاوی حضرت نے ہی عاجز کو زبانی فرمایا ہے

کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام

ہونی چاہیے یا حضرت کو نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے

ہو گا۔ ایڈیٹر۔

۵۔ مدخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے

اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدخان ایک نیک اور نوجوان

میں خط و کتابت میرے نام (معرفت ایڈیٹر ہو)

۶۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک بڑھئی احمدی موضع گوبلی ضلع

گوجرات کا رنجو ذالکفر کا نواسہ تھا اور گریہ کر اور غمناک تھا

جانتا تھا کہ اگر کوئی صاحب ضرورت کفر کے کسی نیک اور فاضل اور احمدی

لڑکی سے اس کا نکاح کر دین عمر ۳۵ سال ہو کم جو اوجہ نشیت ہی ابھی ہے۔

اس کو پہنچا دینی یہی نہیں خط و کتابت میرے نام ہو۔ اکل آف گوبلی انڈیا

مباحثات نور الدین یہ کتاب اسم با سنی زیر طبع ہے جو حکیم الامت کی

زبردست تقریریں اور مباحثات پر مشتمل ہے جو

انہیں بادشاہی درباروں میں بیکچر گاہوں میں مخالفین اسلام (آریہ عیسائی وغیرہ)

سے کرتے تھے قیمت قریباً ۵ روپیہ پیشگی قیمت ارسال کریں اگر کو محصول ڈاک

سے مذہب کی شہادت (مصنفہ ماسٹر عبد الرحمن) تعلیم الاسلام مجاہدین اسلام

عیسائی مذہب کی حقیقت۔ سکھ مذہب کا لیکچر۔

انگریزی ترجمہ بنگلہ ڈل ڈالٹرس۔ یہ سال باضی اور مصلح حال وغیرہ جملہ نوامد

اردو گرامر کے طرز پر طیار ہوئی ہے اس رسالہ کی مدد کو کون ایک سال میں دو جاعتوں

کام لیا۔

المشتر ماسٹر عبد الرحمن انڈیا